بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ؕ

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۷ ذوالحجہ ۱۳۹۳ھ	۲ صلح ۱۳۵۳ ہش ۔ ۲ جنوری ۱۹۷۴ء	نمبر ۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ۔ یکم ماہ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت ویسی ہی ہے۔ فلو کا بہت زور ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ، درازیٔ عمر اور دینی مہمات میں کامیابی کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ۔ یکم ماہ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

سر درد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ کے ساتھ تادیر سلامت رکھے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں شمع اسلام کے پروانوں کے عظیم الشان اجتماع کے مختصر کوائف

جلسہ کی دو۲ اہم خصوصیات، شامل ہونے والوں کی تعداد سوا لاکھ سے بھی تجاوز کر گئی

چودہ۱۴ ممالک کی احمدی جماعتوں کے وفود کی شمولیت

بتاریخ ۲۶، ۲۷، ۲۸ فتح ۱۳۵۲ہش (مطابق ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء) کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرکز ربوہ میں جماعت احمدیہ کا جو اکیاسی۸۱ واں بابرکت جلسہ سالانہ منعقد ہوا اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ ہر لحاظ سے بہت کامیاب اور بابرکت رہا۔ سردی کی شدت، یخ بستہ ہوا، شدید دھند اور کہر اور بعض دیگر نامساعد حالات کے باوجود اسلام اور احمدیت کے پروانے نہ صرف پاکستان کے ہر حصے اور علاقہ سے بلکہ دنیا کے دور دراز ممالک سے بھی دیوانہ وار اپنے مرکز میں کھنچے چلے آئے اور انتہائی انہماک کے ساتھ جلسہ کی جملہ کارروائی میں اور اس کے اہم دینی اغراض و مقاصد کو پورا کرنے میں حصہ لیتے رہے۔ انہیں خصوصی اجتماعی دعاؤں اور عبادات کا موقع میسر آیا۔ باہمی ملاقاتوں کے ذریعے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوئے۔ بزرگان جماعت اور علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر سنکر دینی مسائل کو سمجھنے اور اپنے ایمان و معرفت میں ترقی کرنے کی توفیق ملی اور سب سے بڑھ کر انہیں یہ سعادت حاصل ہوئی کہ انہیں براہ راست خلیفۂ وقت (ایدہ اللہ تعالیٰ) کے زندگی بخش، ولولہ انگیز اور بصیرت افروز خطابات سننے کا موقع میسر آیا۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر احباب جماعت کو جماعت احمدیہ کی سال بھر کی کارگذاری اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے جد و جہد کا علم حاصل ہوا۔ دینی ضروریات سے اور اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی تائید و نصرت کے سلوک سے آگاہی حاصل ہوئی۔ اور اس طرح وہ ایمان و معرفت اور دین کی خاطر ایثار و قربانی کی نئی روح لے کر واپس لوٹے۔

یہ جلسہ اپنی دو۲ اہم خصوصیات کی بناء پر تاریخ سلسلہ میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔ اوّل یہ کہ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے عالمگیر غلبہ کی خاطر اور قرآن عظیم کی وسیع اشاعت کے لئے ایک عظیم الشان، ہمہ گیر اور طویل المیعاد منصوبہ کا اعلان فرمایا جس کیلئے سردست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اڑھائی کروڑ روپیہ کی جماعت سے اپیل فرمائی ہے۔ اس اپیل کا حاضرین جلسہ نے جس والہانہ انداز میں خیر مقدم کیا وہ تاریخ احمدیت اور خلافت احمدیہ کی صداقت کا ایک زندہ نشان اور ثبوت ہے۔ صرف انگلستان کی جماعت احمدیہ نے ہی ایک کروڑ روپیہ حضور کی خدمت میں پیش کرنے کی پیشکش کر دی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

دوسری خصوصیت اس جلسہ کی یہ ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش اور تحریک پر اس میں پہلی مرتبہ دنیا کے مختلف دور دراز ممالک کی احمدی جماعتوں کے وفود (جو وہاں کے اصل باشندوں پر مشتمل ہیں) انتہائی خلوص و عقیدت کے ساتھ اس میں شامل ہوئے۔ انہوں نے خلیفۂ وقت کی زیارت و ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ جلسہ کے دوران مختلف اوقات میں اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا اور اپنے اپنے ملک کے احمدی احباب کی طرف سے السلام علیکم کا پیغام پہنچایا۔

ان دو اہم خصوصیات کی وجہ سے امسال کا جلسہ سالانہ تاریخ احمدیت میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے جسکے اثرات انشاء اللہ تعالیٰ مدتوں محسوس ہوتے رہیں گے۔

ذیل میں اس جلسہ کے اہم کوائف مختصر طور پر پیش کئے جاتے ہیں:۔

جلسہ میں شامل ہونیوالوں کی تعداد

اس دفعہ جن خوش قسمت احباب کو اس جلسہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی ان کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک لاکھ پچیس ہزار سے بھی تجاوز کر گئی۔ گذشتہ سال کے جلسہ میں شامل ہونے والوں کی مجموعی تعداد کا اندازہ ایک لاکھ پچیس۲۵ ہزار لگایا گیا تھا۔ اس دفعہ مردانہ جلسہ گاہ (جو مسجد اقصیٰ سے ملحق وسیع میدان میں سٹیڈیم کی طرز پر گیلریوں کے ساتھ بنائی گئی تھی) اور زنانہ جلسہ گاہ (جو لجنہ اماء اللہ کے مرکزی دفاتر سے ملحق میدان میں تھی) دونوں کو پہلے کی نسبت کافی وسیع کیا گیا تھا۔ لیکن باوجود اسکے جگہ ناکافی ثابت ہو رہی تھی۔ کھانے کی پرچیوں کے لحاظ سے بھی مہمانوں کی تعداد میں خاصا اضافہ ہوا۔ گذشتہ سال یہ تعداد ۷۱۵۸۵ تھی جبکہ امسال ۲۸ دسمبر کی شام کو یہ تعداد ۸۰۹۹۸ تک جا پہنچی۔ گویا کھانے کی پرچیوں کے لحاظ سے بھی ۹۴۱۳ مہمانوں کا اضافہ ہوا اور ابھی ہزاروں ایسے مہمان ہوتے ہیں جو اپنے کھانے کا انتظام خود کرتے ہیں یا روزانہ جلسہ میں شمولیت کے بعد سرگودھا، لائلپور یا دیگر قریبی مقامات میں چلے جاتے تھے۔ پھر ہزاروں کی تعداد میں غیر از جماعت احباب بھی تھے جو قریبی مقامات سے آکر روزانہ جلسہ میں شامل ہوتے تھے اور پھر اپنے اپنے ہاں واپس چلے جاتے تھے۔ ان سب کو اگر شامل کر لیا جائے اور جلسہ گاہوں کی وسعت کو پیش نظر رکھا جائے تو جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے سوا لاکھ سے تجاوز کر جاتی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مختلف ممالک کے وفود

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا اس دفعہ جلسہ میں بہت سے بیرونی ممالک کی احمدی جماعتوں کے نمائندگان پر مشتمل وفود کو پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہونے کی توفیق حاصل ہوئی، چنانچہ مندرجہ ذیل ۱۴ ممالک کے وفود جلسہ میں شامل ہوئے۔ امریکہ۔ مغربی جرمنی۔ سویڈن۔ ڈنمارک۔ سوئٹزرلینڈ۔ نائیجیریا۔ سیرالیون۔ کینیا۔ گھانا۔ ماریشس۔ انڈونیشیا۔ انگلستان۔ یوگوسلاویہ۔ ملائیشیا۔

وفود میں شامل اصحاب کے نام مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) الحاج عبدالعزیز ابیولا۔ نائیجیریا۔ (۲) ایس، ایچ یحییٰ نیتو۔ انڈونیشیا۔ (۳) پیراماؤنٹ چیف ایس کے گامانگا۔ سیرالیون۔ (۴) بائے طورے سیرالیون۔ (۵) عزت اولیوچ۔ سویڈن۔ (۶) اے ایم گاکوڑیا۔ کینیا۔ (۷) اسماعیل ڈیموسش۔ یوگوسلاویہ۔ (۸) الحاجی الحسن عطاء۔ گھانا۔ (۹) عبدالسلام میڈسن۔ ڈنمارک۔ (۱۰) ایچ اے جواہر ماریشس۔ (۱۱) ہدایت اللہ ہبش۔ مغربی جرمنی۔

(۱۲) رشید احمد — امریکہ
(۱۳) حسن کلیم — "
(۱۴) احمد رقیب ولی — "
(۱۵) عبدالکریم — "
(۱۶) عابد حنیف — "
(۱۷) فضل عمر امریکہ (۱۸) عبدالرحیم ظفر "
(۱۹) زیر یوف ہاؤزر سوئٹزرلینڈ
(۲۰) الحاج محمد ڈینئل میسو ایوسف۔ ملیشا (باقی)

پبلشر:۔ مسعود احمد ÷ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ÷ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ÷ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

مشرق وسطی کا مسئلہ دنیا کے امن و سلامتی کیلئے ایک بہت ہی بڑا اور اہم مسئلہ ہے

احباب دعا کریں کہ اس مسئلے کو حل کرنے کیلئے جو کوششیں شروع کی گئی ہیں اللہ تعالےٰ انہیں کامیاب کرے

یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالےٰ پاکستان میں ہونے والی سربراہوں کی کانفرنس کو کامیاب کرے اور اسکے بہترین نتائج نکالے

آج صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو دعا پر یقین رکھتی ہے اور اس یقین کے مطابق عمل کرنے کی پوری کوشش کرتی ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۱ فتح ۱۳۵۲ ھ مطابق ۲۱ دسمبر ۱۹۷۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ۔

مرتبہ:۔ مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔ اے۔ انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ

سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات تلاوت فرمائیں :۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (الاعراف : ۵۶، ۵۷)

اور پھر فرمایا :۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل انسان

بین الاقوامی امن

کے اصول سے بھی ناواقف تھا۔ اس لئے کہ ایک تو انسان کی طرف قوم قوم اور ملک ملک کے حالات کے مطابق آسمانی وحی نازل ہو رہی تھی اور دوسرے اسلئے بھی کہ اقوامِ عالم کا باہمی رابطہ ایسا نہ تھا کہ امن ہو تو عالمگیر ہو اور فساد ہو تو عالمگیر ہو۔ گویا بعثت نبویؐ سے قبل نہ عالمگیر اصلاح کے لئے آسمانی ہدایت کی ضرورت تھی اور نہ عالمگیر فساد کے امکانات تھے بلکہ کئی علاقے تو ایسے بھی تھے جن کی مہذب کہلانے والی دنیا کو خبر ہی نہ تھی چنانچہ جب حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی اور آپؐ کے ذریعہ آسمانی ہدایت اور شریعت کی تکمیل کی گئی۔ آپؐ کی بعثت کے ساتھ تکمیلِ ہدایت ہو گئی تو پھر قرآن کریم نے تمام بنی آدم کو اجتماعی طور پر مخاطب کیا۔ نوعِ انسانی کے سب افراد، دنیا کے سب ممالک اور سب خطے قرآنی احکام کے مخاطب ٹھہرے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں یہ بتایا ہے کہ اب جبکہ

عالمگیر اصلاح کے سامان

پیدا ہو چکے ہیں۔ اور اصلاح کے ان سامانوں کے بعد عالمگیر فتنہ و فساد سے بچنے کی راہیں بھی معین کر دی گئی ہیں اور علم کی اشاعت کی وجہ سے ان پر چلنا بھی آسان ہو گیا ہے اس لئے

لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا

اس اصلاح کے بعد تم کوشش کرو کہ عالمگیر فساد رُونما نہ ہو۔ یا عالمگیر فساد بپا ہونے کے محرکات پیدا نہ ہوں۔ تاہم انسان اپنے زور سے ایسا نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے انسان اللہ تعالیٰ کی نصرت، مدد، رہنمائی اور عملی توفیق کا ہر آن محتاج ہے اس لئے فرمایا دُعا کے ساتھ خدا کی مدد مانگو اور کوشش کرو کہ اصلاح کے سامان پیدا ہو جانے کے بعد انسانی ذہن اور مادی طاقتیں فساد کی طرف مائل نہ ہوں۔ انسان بسا اوقات مادی طاقتوں کے بل بوتے پر فساد بپا کرنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ اس خطرناک رُجحان کو روکنے کے لئے اجتماعی طور پر بھی اور انفرادی لحاظ سے بھی دُعاؤں کی ضرورت ہے۔ اس لئے فرمایا خاموشی سے چُھپکے چُھپکے بھی دُعاؤں میں لگے رہو اور تضرع اور ابتہال کے ساتھ اور گڑگڑا کر بھی دُعائیں مانگو کہ

خدا تعالیٰ کی نازل کردہ ہدایت

یعنی قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق دُنیا میں امن اور امان قائم ہو جائے اور ہر طرف صلح اور آشتی کی فضاء پیدا ہو جائے۔

آج دنیا کی اکثریت یا تو سرے سے دعا پر یقین ہی نہیں رکھتی یا مُنہ سے اس یقین کے اظہار کے باوجود دُعاؤں کی طرف اس رنگ میں متوجہ نہیں رہتی جس رنگ میں اللہ تعالیٰ نے زندگی کے ہر لمحہ میں دعا کی طرف متوجہ رہنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اگر اس وقت اسلام میں کوئی جماعت دعا پر یقین رکھتی ہے اور اس یقین کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرتی ہے تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو جماعتی اور انفرادی ہر دو لحاظ سے دعا پر کامل یقین رکھتی ہے اور علم کے ساتھ عمل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ یہ ایک عالمگیر روحانی جماعت ہے۔ یہ ایک بین الاقوامی خالص مذہبی اور غیر سیاسی جماعت ہے۔ یہ ساری دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت ہے۔ اس لئے دنیا میں جہاں جہاں بھی فساد کے حالات پیدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں یہ جماعت اُن سے لازماً متأثر ہوتی ہے۔ افرادِ جماعت پر بھی عالمی فتنہ و فساد کا اثر پڑتا ہے۔ گویا وہ امن اور سلامتی اور صلح اور آشتی جس کے قیام کے لئے اسلام کو قائم کیا گیا ہے اگر اس کے برعکس حالات پیدا ہوں تو جماعت ان سے متأثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ اِس لئے ہم یہی چاہتے ہیں اور یہی ہماری دِلی خواہش ہے کہ دنیا میں امن اور سلامتی اور صلح اور آشتی کا دَور دورہ ہو لیکن جب کبھی دنیا میں فساد رُونما ہوتا ہے تو یہ جماعت ہی ہے جو انفرادی حیثیت میں بھی اور اجتماعی رنگ میں بھی دُعا کی طرف توجہ کر سکتی ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو موجودہ حالات میں پہلے سے بھی زیادہ دُعا کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔

اس وقت ویسے تو دُنیا کو بہت سے مسائل درپیش ہیں۔ لیکن فوری طور پر

عالمگیر نوعیّت کے دو ۲ مسئلے

بڑے واضح ہیں جن کی طرف آج کا انسان نوعِ انسانی کی حیثیت سے بھی اور انسانیت کا نچوڑ اور انسان کامل کا مُتّبع ہونے کے لحاظ سے بھی اجتماعی طور پر غور کر رہا ہے۔ اِن میں سے ایک مسئلہ مشرقِ وُسطیٰ میں پیدا شدہ فساد کے حالات کو دُور کرنے کی کوشش سے متعلق ہے۔ یہ کوشش شاید آج جنیوا میں شروع ہو جائے گی۔ یا ممکن ہے اس میں کوئی روک پیدا ہو گئی ہو اِس لئے یہ کوشش کچھ دن کے لئے ملتوی ہو جائے۔ واللہ اعلم۔ بہرحال دنیا کے امن اور سلامتی کے لئے یہ ایک بہت بڑا اور نہایت ہی اہم مسئلہ ہے۔ ہم احمدیوں کو یہ مسئلہ کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کیونکہ وہ جنگ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو خبر دی گئی تھی اور جس سے یہ خطرہ بھی پیدا ہو سکتا ہے (جیسا کہ بتایا گیا ہے) کہ خطّہ ہائے ارض سے زندگی (صرف انسانی زندگی نہیں بلکہ ہر قسم کی زندگی) کا خاتمہ ہو جائے۔ کیونکہ لوگوں نے ایٹم اور ہائیڈروجن بم وغیرہ قسم کے مہلک ہتھیار ایجاد کر رکھے ہیں۔ اِس بھیانک جنگ کی (خدا اس سے محفوظ رکھے) اگر ابتداء ہوئی تو اس کی ابتداء انہی علاقوں سے ہوگی جہاں آجکل فساد پیدا ہو رہا ہے اور مسلمان علاقوں کو اُن کے حقوق سے محروم رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جس وقت یہ پیشگوئی کی گئی تھی اُس وقت شام کا جغرافیہ کچھ اَور تھا۔ اور آج کچھ اَور ہے۔ چنانچہ پیشگوئیوں میں یہ بتایا گیا ہے کہ ارضِ شام سے اس جنگ کے شعلے بھڑک سکتے ہیں یعنی شام سے اِس جنگ کی ابتداء ہو سکتی ہے۔ تاہم یہ

ایک انذاری پیشگوئی

ہے جو دُعاؤں، صدقات، اصلاحِ نفس اور توبہ و استغفار سے ٹل سکتی ہے۔ اگر انسان اسلام نہ بھی لائے لیکن اپنے دل میں ایک حد تک خشیت اللہ پیدا کرے تب بھی اگر وہ اپنی فطرت کے تقاضوں کے مطابق عقل سے کام لے تو ان خطرات سے بچ سکتا ہے۔ اگر انسان نے اسلام کی روشنی حاصل نہ بھی کی ہو تب بھی

فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا

کی رُو سے انسانی فطرت کی کوئی نہ کوئی جھلک اور دُھندلی سی روشنی ضرور کام دے سکتی ہے اگرچہ وہ اتنی منور نہیں ہوتی، اس میں اتنی چمک نہیں ہوتی جتنی اسلام کے نور سے فطرت انسانی منوّر ہو کر دنیا میں روشنی پیدا کرتی ہے لیکن بہرحال انسانی فطرت کے اندر ایک دُھندلی سی روشنی ضرور پائی جاتی ہے اس کے مطابق ہی اگر دنیا کام کرے اور خدا کی طرف رجوع کرے تب بھی لوگ خدا کے غضب سے بچ سکتے ہیں اور ایٹمی جنگوں کی تباہی سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اس وقت انسان اپنے ہی ہاتھوں تباہی کے سامان پیدا کر رہا ہے اور ایک بین الاقوامی فساد کے خطرہ کا موجب بن رہا ہے۔ اس عالمی خطرہ کو دُور کرنے کے لئے بعض کوششیں شروع ہو رہی ہیں۔ ممکن ہے آج شروع ہو جائیں یا چند دن کے التواء کے بعد شروع ہوں۔

پس اسلام نے دُنیا میں

امن اور سلامتی کی فضاء

پیدا کرنے کی تعلیم دی ہے۔ قرآنِ کریم نے امن و سلامتی اور صلح و آشتی کی فضاء پیدا کرنے اور اسے قائم رکھنے کے لئے جو تعلیم دی ہے اس میں تمام بنی نوعِ انسان مخاطب ہیں۔ ہر انسان کو (خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلمان) مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم نے دنیا میں فساد نہیں کرنا، ورنہ تمہیں اس کی سزا ملے گی۔ امن و سلامتی میں انسان کی بہتری ہے اِس لئے انسان کو دُعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کر کے دنیوی فتنہ و فساد کو دُور کرنے کی کوشش کرنی پڑے گی۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے صرف جماعت احمدیہ ہی وہ جماعت ہے جس کی (اِلّا ماشاءاللہ کچھ کمزور احمدی بھی ہوتے ہیں اس سے میں انکار نہیں کرتا لیکن) بحیثیت مجموعی بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو دُعاؤں پر تکیہ کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے پیار کرتی اور اُسی پر توکّل رکھتی ہے اور اُسی کو ہر قسم کی طاقت اور قوت کا سرچشمہ سمجھتی ہے۔

پس احباب جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ ان ایّام میں کثرت سے یہ دُعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس بین الاقوامی اور عالمگیر فساد کے خطرہ کو ٹال دے۔ جو لوگ ابھی اسلام کی روشنی سے منور نہیں ہوئے اُن کو بھی اس خطرے کو دُور کرنے کی سمجھ عطا ہو تاکہ دُنیا کے اُفق پر جو خطرات منڈلا رہے ہیں وہ ٹل جائیں اور ہر طرف امن و امان قائم ہو جائے۔

ایک دُوسرا اور بڑا اہم مسئلہ

وہ اجتماع ہے جو جنوری میں ہمارے اپنے ملک پاکستان میں منعقد ہونے والا ہے (سُنا ہے اب یہ فروری میں ہوگا) جس میں اسلامی ممالک کے سربراہ شامل ہوں گے۔ اور وہ اپنی کانفرنس میں سر جوڑ کر سوچیں گے۔ احبابِ جماعت اِس کانفرنس کی کامیابی کے لئے بھی دعا کریں۔ گریہ و زاری اور تضرّع سے بھی اور خاموشی سے بھی اپنے ربِ کریم کے حضور جُھکیں اور دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسلامی مُلکوں کے سربراہوں کو صرف وہی فیصلے کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اسلامی تعلیم کی رُو سے فساد کی جگہ اصلاح کی فضاء پیدا کرنے کا موجب ہوں۔ گویا فساد کے ہر پہلو سے اُن کی سوچ، اُن کے فیصلے اور اُن کے عمل محفوظ رہیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ عید الاضحیہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی نسل نے خاندانی وقف کی عظیم قربانی اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش کی

اس قربانی کی غرض یہ تھی کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوں تو قوم آپ کی آواز پر لبیک کہنے کیلئے تیار ہو

اور

ان ذمہ داریوں کو ادا کر سکے جو اسلام کی طرف سے اس پر عائد کی جانے والی تھیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۲ مارچ ۱۹۶۷ء بمقام ربوہ

مرتبہ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ

خانہ کعبہ کی بنیاد

کم و بیش اٹھارہ بیس مقاصد اور اغراض کے پیش نظر رکھی گئی تھی اور قرآن کریم کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان مقاصد کا حصول حقیقۃً نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تعلق رکھتا تھا۔ لیکن بعثتِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے دو ڈھائی ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی تیاری کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وقف کا مطالبہ کیا تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذمہ جو کام کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ اس لمبے عرصہ میں ایک تو بیت اللہ کی آبادی کا انتظام کریں۔ اس کی صفائی کا خیال رکھیں۔ خانہ کعبہ کے طواف کے لئے جو لوگ آئیں ان کی خدمت کریں۔ اور جیسا کہ طَہِّرَا بَیْتِیَ کے حکم سے ظاہر ہے۔

سب سے اہم فریضہ

اس خاندانی وقف کا یہ تھا کہ وہ بہ بیدار تیاری کریں اس نبیؐ اور اس نبیؐ کی امت کیلئے جو نماز کو اس شکل میں دنیا کے سامنے پیش کرے گی کہ اس میں قیام بھی ہوگا اس میں رکوع بھی ہوگا اور اس میں سجدہ بھی ہوگا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ بتا دیا تھا کہ تمہارے ذریعہ سے خانہ کعبہ کی بنیادیں جو اٹھوائی جا رہی ہیں اور بنوائی جا رہی ہیں ان کا مقصد یہ نہیں کہ وہ تمام اغراض تمہارے اور تمہارے خاندان کے ذریعہ سے حاصل کئے جائیں گے جن اغراض کے لئے خانہ کعبہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں قائم کر رہا ہے۔ بلکہ تمہارے ذمہ یہ بات ہے کہ تم اس نبی اکرم صلعم کے استقبال کے لئے ابھی سے تیاری کرو۔ اور جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں مبعوث ہوں تو تمہاری کوششوں کے ذریعہ تمہارے نمونہ کی وجہ سے تمہارے خاندان میں وقف کا جو سلسلہ جاری ہوا اس کے نتیجہ میں قوم کے اندر وہ تمام استعدادیں پیدا ہو جائیں۔ جن کی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے مشن کی کامیابی کے لئے ضرورت ہے تو اڑھائی ہزار سال تک

اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو اسلئے تیار کیا تھا

کہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیروں کے پیچھے آکر آپ کی تربیت میں، آپؐ کی قوت قدسیہ سے فیض حاصل کرنے کے بعد وہ قوم بنے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں بنانا چاہتا تھا لیکن ان میں قبول تربیت کی قوت اور استعداد پیدا کرنے کے لئے اس قوم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے خاندان کو وقف کرایا یہ بھی یاد رکھیں کہ کامل اور حقیقی نشوونما کے بغیر خالی استعداد کوئی کام نہیں کرتی۔ بہت سے بڑے اچھے سائنسدان ہوتے ہیں اپنی استعداد کے لحاظ سے لیکن اپنے ماحول کے نتیجہ میں وہ بالکل ان پڑھ اور جاہل رہ جاتے ہیں۔ تربیت ان کی نہیں ہوسکتی۔ تعلیم کا انتظام نہیں ہو سکتا تو کسی مقصد کے حصول کے لئے اگر ایک آدمی یا ایک قوم کی ضرورت ہو تو دو چیزوں کا اس فرد واحد یا اس قوم میں پایا جانا ضروری ہے۔ ایک استعداد کا اور ایک اس استعداد کی صحیح تربیت اور اس سے کام لینے کا۔ پس استعداد پیدا کرنے کا کام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سپرد کیا گیا تھا اور اس کے لئے قرآن کریم نے وضاحت سے بیان کیا ہے کہ ان کو کہا گیا تھا کہ اپنی زندگی خدا کی راہ میں وقف کرو۔

ایک عظیم قربانی

اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی نسل سے لی لیکن اس قربانی کی غرض یہ تھی کہ جس وقت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں مبعوث ہوں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل جس نے بعد میں عرب میں آباد ہونا تھا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو اور ان قربانیوں کے دینے کے لئے تیار ہو جن کا اسلام نے ان سے مطالبہ کرنا تھا۔ اڑھائی ہزار سالہ تربیت کے نتیجہ میں عرب کے اندر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ استعداد پیدا ہو گئی تھی جس طرح پتھر کے اندر آگ چھپی ہوتی ہوتی ہے اور جب دیا سلائی دکھائی جائے تو وہ آگ بھڑک اٹھتی ہے اسی طرح یا جس طرح ایٹم کے اندر بہت بڑی طاقت موجود ہوتی ہے لیکن ایک خاص میکنزم کے ذریعہ سے اس طاقت کو جو چھپی ہوتی ہے ظاہر کر دیا جاتا ہے اسی طرح

عرب کی قوم اڑھائی ہزار سالہ تربیت

کے نتیجہ میں ان ذمہ داریوں کے نبھانے کے لئے تیار ہو چکی تھی جو ذمہ داریاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی تعلیم کی رو سے سب سے پہلے اس قوم پر ڈالنی تھی

اسلام تمام عالمین کے لئے بطور ہدایت کے دنیا کی طرف بھیجا گیا (اس میں کوئی شک نہیں) لیکن اسلام اور قرآن کریم کے پہلے مخاطب عرب تھے اور اگر عرب اس وقت مستعد نہ ہوتے ان کے اندر یہ استعداد اور طاقت پیدا نہ ہو چکی ہوتی تو پھر اسلام کا غلبہ ممکن نہ ہوتا کیونکہ پہلے مخاطب (یعنی قوم عرب) ناکام ہو جاتے اور بڑا انتشار دنیا میں پیدا ہو جاتا تو ضروری تھا کہ ایک قوم کی قوم کو ان ذمہ داریوں کے نباہنے کے لئے تیار کیا جائے اور اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو وقف کے لئے کہا گیا اور آپ نے وقف کیا خود کو بھی اپنے بیٹے اور نسل کو بھی اور ان کے سپرد جو کام کیا گیا وہ یہ تھا کہ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ میرے اس گھر کو ظاہر اور باطنی پاکیزگی سے بھر دو۔ دوسرے یہ کہ دعائیں کرو کہ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا

اے خدا ہم خوشی کے ساتھ اور بشاشت کے ساتھ تیری رضا کے حصول کے لئے قربانیاں دے رہے ہیں لیکن جب تک تیرا فضل شامل حال نہ ہو ہماری یہ قربانی قبول نہیں ہو سکتی اس لئے اب فضل فرما

تَقَبَّلْ مِنَّا

ہماری اس قربانی کو تو قبول کرے۔ پھر اپنی نسل کے لئے دعا کرتے رہو

وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ

کہ جس وقت محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوں تو میری یہ ذریت اور نسل آپ کو مان لے اور قبول کر لے اور ان ذمہ داریوں کو نباہنے کے لئے تیار ہو جائے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے کندھوں پر ڈالیں۔ ان کو امت مسلمہ بنائیو۔ اس وقت ان سے کوئی غفلت کوئی غلطی یا کوتاہی سرزد نہ ہو۔

پھر اس خاندان نے

اتنا شاندار نمونہ دکھایا ہے

کہ اگر اس اڑھائی ہزار سالہ تاریخ پر آپ نگاہ ڈالیں تو ان میں سے کم ہی خاندان ایسے ہوں گے جو عرب سے باہر نکلے ہوں حالانکہ ان کی ہمسائیگی میں بڑی بڑی سلطنتیں قائم ہو چکی تھیں اور وہ بڑے ذہین لوگ تھے اور بڑی فراست اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کی تھی اور قربانی کرنے والے فطرتاً لیڈر ہوتے ہیں اور قیادت کی استعداد ان کے اندر ہوتی ہے

اگر وہ ان بادشاہوں کے دربار میں جاتے تو بڑے ہی دنیوی فوائد اٹھا لیتے لیکن صرف اکا دکا عرب باہر نکلے اور انہوں نے بھی اپنا تعلق مکہ سے قائم رکھا ہے تو لگاتار اڑھائی ہزار سال تک قربانی دیتے چلے جانا نسلاً بعد نسل کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ اس کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بڑی ہی قربانیاں دینی پڑیں اپنے ماحول کو مطہر پاک اور مصفا بنانے کے لئے اور بڑی ہی دعائیں کرنی پڑیں اپنے رب کے حضور۔ اگر وہ دعائیں نہ ہوتیں تو یہ قوم اس قسم کی تربیت حاصل نہ کر سکتی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے خاندان سے قربانی لی ایک بے آب و گیاہ مقام کے اوپر آباد ہو جانے کی۔ دنیا سے تمام علائق کو توڑ دینے کی۔ اور ان کے ذمہ یہ لگایا گیا تھا کہ بیت اللہ کی صفائی پاکیزگی اور طہارت کا ابھی سے انتظام کرو۔ کیونکہ میں رب العلمین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی طرف مبعوث کرنے والا ہوں اور اپنے خاندان میں یہ وصیت کرتے چلے جاؤ کہ وہ بھی وقف کے اس سبق کو بھولیں نہ اور ساری قوم کوشش میں لگی رہے اس بات کے لئے کہ

آئندہ نسلیں بھی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں

اور ذمہ داری صرف یہ تھی خانہ کعبہ کی حفاظت اس کی پاکیزگی کا انتظام کرنا جو لوگ خانہ کعبہ میں آئیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے خدائے واحد کی عبادت کے لئے ان کی خدمت میں لگے رہنا اور اس میں اپنا فخر سمجھنا اور اس طرح ایک روحانی خاندان اور پھر قوم کو تیار کر دینا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے اور دعائیں کرتے رہنا۔ چونکہ اتحاد کے باوجود بھی ناکامی ہو جاتی ہے اسلئے اڑھائی ہزار سال تک اللہ تعالیٰ نے یہ دعا کروائی اس خاندان اور اس قوم سے کہ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوں تو وہ خاندان (جو ایک قوم بن گیا تھا اس لمبے زمانہ میں) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز کو سن کر اس پر لبیک کہیں۔ چنانچہ جس وقت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی ہے تو اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا بہترین نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے ایک ایسا دور بھی آپ کی زندگی میں پیدا کیا جو خالصتہً قربانی کا دور تھا مکی زندگی کا ایک ایک سانس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ان سانسوں کے مقابلہ میں تھا بلکہ ان سے بھی بڑھ کر تھا جب آپ کے جلانے کے لئے آگ کو تیار کیا گیا تھا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے اس زمانہ سے زیادہ شاندار تھا جب وہ اس وادی غیر ذی زرع میں چھوڑ دئے گئے تھے۔ وہ ایک طرح کی موت تھی جو ان کے سامنے تھی۔ گو انہیں اس وقت اس کا احساس نہ تھا۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تو احساس بھی تھا اور دوہرا احساس تھا ایک تو اپنی قوم کی ایذائیں یعنی مصیبت تو خدا کیلئے خدا کے بندے برداشت کرتے ہی ہیں۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے یہ قربانی اتنی نہیں تھی جتنی یہ قربانی تھی کہ آپ دیکھ رہے تھے کہ جس قوم کی ہدایت اور جس دنیا کی راہ نمائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے وہ مجھے ٹھکرا رہی ہے کیا بنے گا اس قوم کا اور کیا بنے گا دنیا کا اگر یہ باز نہ آئے اپنی حرکات سے۔ یہ سوچ کر آپ کے دل اور آپ کی روح نے جو قربانی دی ہے اس کا مقابلہ کوئی اور قربانی نہیں کر سکتی لیکن اس کے بعد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یکدم حالات نے پلٹا کھایا اور وہی جو آپ کے دشمن تھے آپ کے دوست بنے۔ آپ کے فدائی بنے۔ آپ کے خدا اور اسے دیکھ کر اپنی جانوں کو قربان کرنے والے بنے۔ اسلام کی خاطر اپنوں کو اور اپنے علاقہ کو چھوڑ کر ساری دنیا میں پھیل کر خدائے واحد کا نام دنیا میں پھیلانے والے بنے۔ دنیا میں ایسی قربانی دینے والے بنے کہ جن قربانیوں کی مثال پہلے کسی نبی کی امت میں نہیں ملتی۔ یہ استعداد جو اس قوم میں پیدا ہوئی کہ جب تک سوئی رہی فتنہ عظیمہ کا باعث اور جب بیدار ہوئی تو اتنی شاندار قربانیاں دینے والی کہ جو بے مثل ہیں۔ یہ انہی ابراہیمی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ اور ابراہیم علیہ السلام کو اور ان کے خاندان کو جب وقف میں لیا گیا تو ان کے ذمہ ڈیوٹی یہی تھی۔ کام یہی تھا کہ تم نسلاً بعد نسلٍ قریباً اڑھائی ہزار سال تک اس دعا میں لگے رہو کہ تمہاری قوم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو اور اسلام کی ذمہ داریوں کو نباہنے والی ہو۔

(الفضل ۱۸ر اپریل سنہ ۱۹۶۷ء)

عہدیداران مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ

برائے سال ۱۳۵۳ھش / ۱۹۷۴ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مندرجہ ذیل اصحاب کو سال ۱۳۵۳ھش / ۱۹۷۴ء کیلئے مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کے ارکان نامزد فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور ان سب اصحاب کو بیش از پیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اراکین خصوصی:-

(۱) محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب

(۲) محترم مولانا عبد المالک خان صاحب

اراکین عمومی

نائب صدر	محترم مولانا ابو العطاء صاحب
نائب صدر صف دوم	محترم چوہدری شبیر احمد صاحب
قائد عمومی	〃 مولوی نسیم سیفی صاحب
قائد تربیت	〃 شیخ مبارک احمد صاحب
قائد اصلاح و ارشاد	〃 مولانا ابو العطاء صاحب
قائد تعلیم	〃 پروفیسر حبیب اللہ خاں صاحب
قائد ذہانت و صحت جسمانی	〃 صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
قائد مال	〃 ملک محمد عبد اللہ صاحب
قائد ایثار	〃 ملک محمد رفیق صاحب
قائد تجنید	〃 مسعود احمد خاں صاحب دہلوی
قائد وقف جدید و تحریک جدید	〃 پروفیسر بشارت الرحمن صاحب
قائد اشاعت و ایڈیٹر ماہنامہ انصار اللہ	〃 مولانا غلام باری صاحب سیف
قائد مجالس بیرون و قلم دستی	〃 مولوی عبد القادر صاحب ضیغم
آڈیٹر	〃 صوفی غلام محمد صاحب

خاکسار محمد ابراہیم

سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

نونہالوں کی پرورش کیلئے
اپنے نونہالوں کی خالص علمی و روحانی پرورش کے لئے اپنے بچوں کے نام تشحیذ الاذہان جاری کروائیں۔
(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

جماعت احمدیہ نے افریقن قوم کی خدمت کیلئے شاندار کارنامے سرانجام دئے ہیں

ریجنل کمشنر اشانٹی (غانا) کی تقریر

۱۰ر اپریل سنہ ۱۹۷۳ء کو Lt. Col. E. A. Baidad ریجنل کمشنر اشانٹی ریجن غانا نے احمدیہ ہسپتال اسکورے کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے فرمایا:-

"اس حقیقت کا کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ جماعت احمدیہ غانا میں مختصر سی مدت میں ہماری قوم کی ترقی کے لئے شاندار کارنامے انجام دے رہی ہے۔ مثال کے طور پر تعلیمی میدان کو ہی لیجئے اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے کہ تعلیم ہی قوم کو بنا سکتی ہے جماعت نے بے شمار پرائمری اور مڈل سکول کھولنے کے علاوہ ملک کے طول و عرض میں ۶ سیکنڈری سکول جاری کر رکھے ہیں ان میں سے بیشتر سکول دو تین سالوں میں کھولے گئے ہیں یہ جماعت احمدیہ کا شاندار اور قابلِ تعریف کام ہے جس پر میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں نیز جماعت احمدیہ تعلیمی حالت کو بہتر بنانے کے علاوہ عوام کی صحت کو بہتر بنانے کے پروگرام پر بھی عمل کر رہی ہے مجھے خوشی ہے کہ جماعت نے جو عظیم الشان طبی پروگرام بنایا ہے اس کا ایک حصہ اسکورے احمدیہ ہسپتال کی شکل میں ہمارے سامنے ہے جو آج سے دو سال قبل کرایہ کی عمارت میں شروع کیا گیا تھا اور اب اس کی شہرت ملک بھر میں پھیل چکی ہے جس کے لئے یہ ثبوت کافی ہے کہ ہر ماہ یہاں ایک سو کا میجر اپریشن ہوتے رہے ہیں اور اب یہ نیا ہسپتال جو سولہ لاکھ سیڈی کے خرچ سے تیار ہو گا غانا اور اس کے ارد گرد کے ممالک کے عوام کی طبی خدمت بہتر رنگ میں بجا لائے گا اس کارنامہ کے ذریعہ جماعت احمدیہ نے اپنے ایمان کہ "خدا پر ایمان لانے کے بعد صفائی اور صحت کا نمبر آتا ہے" پر عمل کر کے دکھا دیا ہے کہ روحانی صحت کے ساتھ ساتھ جسمانی صحت کا بھی انتظام کرنا ضروری ہے۔

مختصر یہ کہ گورنمنٹ اور احمدیہ مشن ایک ہی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کوشاں ہیں کہ عوام کی روحانی اور جسمانی بہبود کو کمال تک پہنچایا جائے۔

پس یہ خوشی کی بات ہے کہ احمدیہ جماعت کی نیک خواہشات گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق ہیں اور قومی ترقیاتی پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے عوام کی صحت کا معیار بلند کرنے کی کوشش جاری ہے۔

میں حکومت کی طرف سے جماعت احمدیہ کا ان کی قوم کی خاطر بے لوث خدمات پر گہرے جذبات تشکر کا اظہار کرتا ہوں گورنمنٹ کو اس بات پہ فخر ہے کہ جماعت احمدیہ اس قومی جہاد میں حصہ لے رہی ہے۔ جس کا مقصد غانا میں ایک ایسے سوشل معاشرہ کا قیام ہے جس میں ہر فرد کی آزادی اور خوشحالی کی ضمانت دی جائیگی"

اعلانات نکاح

۱۔ میری دختر نیک اختر منصورہ قریشی کا نکاح ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عزیزم خورشید الحسن جاوید قریشی ابن برادرم ظہور الحسن صاحب مرحوم و مغفور سے بعوض ۲۰۰۰۰/- روپیہ حق مہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۷ر دسمبر بروز جمعہ بعد از نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا اور دعا فرمائی دولہا اور دلہن دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی مکرم حکیم غلام غوث صاحب مرحوم امرتسری کے پوتا اور پوتی ہیں۔ رخصتانہ مورخہ ۱۴ر دسمبر بعد از نماز جمعہ ہوا۔ دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بے حد مبارک ہو اور اللہ تعالیٰ ان بچوں کو دین کی راہوں پر قدم مارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نور الحسن قریشی سیکشن آفیسر کوارٹر نمبر ۵۱۹/F گلی نمبر ۶۹ G-6/4 اسلام آباد

۲۔ میرے چھوٹے بھائی عزیزم میاں رؤف احمد صاحب کا نکاح ۱۷ر نومبر سنہ ۱۹۷۳ء بروز جمعہ لائلپور عزیزہ رفعت ناہید صاحبہ بنت شیخ میاں انعام الٰہی صاحب کے ساتھ محترم مولوی سعید احمد صاحب اظہر مربی جماعت احمدیہ لائلپور نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر رنگ میں مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے (ریاض احمد منصور آباد لائلپور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۲۰ روپے
نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس ۳۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ فون ۵۳۸

سردی COLD

کھانسی، زکام، نزلہ، بخار، انفلوئنزا
نمونیہ، سرسام، سردرد، کان درد، سینہ کا
درد، اعصابی درد اور جوڑوں کا درد
وغیرہ امراض پیدا کرتی ہے۔
کیوریٹو CURATIVE.
بفضلہ تعالیٰ فوراً ٹھنڈ کے اثر کو زائل
کرکے ان شدید امراض کو منٹوں میں کم اور
گھنٹوں میں ختم کر دیتی ہے
سو دوا کی ایک دوا کیوریٹو CURATIVE
آج ہی آزمائیے اور فوری ضرورت کیلئے اپنے
گھر میں رکھئے پیکنگ -/۳ تا -/۲۵
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون ۴۰۶

اپنا علاج آپ کیجئے

کمزور بچوں کیلئے ★ پیور بے بی ٹانک -/۳
تمام جسمانی کمزوریوں کیلئے ★ پیور الفلفا ٹانک -/۴
پیٹ کے کیڑوں کیلئے ★ ورمز کیور -/۵
لیکوریا کا کامیاب علاج ★ لیکو ڈی -/۴
زکام کھانسی بخار سردرد کیلئے ★ کیوڈین ۱/۵۰
تبخیر معدہ پرانی بد ہضمی کیلئے ★ گیسٹرو کیور -/۲
دل کی تکالیف کے لئے آب حیات ★ پیور گولڈ ڈراپس ۱/۳
بواسیر کا کامیاب علاج ★ نیو پائلز کورس -/۱۰
دانت درد کا فوری علاج ★ ٹوتھلین -/۲
جانوروں کا اپھارہ منٹوں میں غائب۔ شفاء
اپھارہ دیگر حیرت انگیز مجرب دواؤں کا تفصیلی رسالہ مفت
شفا ہومیو پیتھک سٹور رحمت بازار
گولبازار ربوہ

انمول موتی ــــــ قدرتی دانت

ان کی حفاظت اور قدر کیجئے
دانت نکلوانے کی کوئی ضرورت نہیں
بلکہ
ہمارے کلینک پر بہتر علاج کے لئے تشریف لادیں
اسکے علاوہ
نئے امریکن دانت جدید طریق پر بغیر تالو اور پلیٹ کے لگائے جاتے ہیں کامیابی ثمر آور
ڈاکٹر بشیر احمد ڈینٹیسٹ ماڈرن ڈینٹل سرجری سرگودھا روڈ باوے دی جھگی لائلپور

کاغذ ــ اور ــ گتہ

بازار سے رعائتی نرخوں پر خریدنے کیلئے
پیپر کارنر گنپت روڈ۔ لاہور (فون نمبر ۲۲۵۲۳) پر تشریف لائیں
ملک عبداللطیف ستکوہی (فون نمبر ۲۲۵۱۶) ★ ملک محمد حنیف (فون نمبر ۲۲۵۱۸)

کاجل نوربصر

آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کے لئے نیز چہرہ کی خوبصورتی کے لئے
بیوٹی لوشن خریدیے

آپکے گھر میں؟

تریاق کبیر کی ایک شیشی ضرور ہونی چاہیئے اس کے چند قطرے ہیضہ، پیٹ درد۔ قے نزلہ زکام کو فوری دور کرتے ہیں۔
قیمت ایک روپیہ -/۱
ہمدرد نسواں، زوجام عشق، دوائی فضل الٰہی، اکسیر شباب، سرمہ ممیرا خاص شربت خانہ ساز، حب جنار، حب بہزاد تریاق کبیر، حب دوا رید عنبری، البوب کبیر معجون فلاسفہ
پیشکردہ:۔ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

ھو الشافی

پائیوریا (دانتوں کا گھن) اور کیریز (دانت سڑنا)

خطرناک بیماریاں اینٹی پائیوریا اور اینٹی کیریز سے اٹھائیس دن میں ختم
قیمت دس روپے -/۱۰ فی کورس
دانتوں کی حفاظت کے متعلق رسالہ مفت حاصل کریں۔
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون نمبر ۴۰۶
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ لاہور کراچی

درخواست دعا

میرے بڑے بھائی سید حفاظت حسین زیدی مقیم لندن آجکل شدید جسمانی اور ذہنی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان پریشانیوں سے نجات بخشے۔ (زین دستر ضیاء پوسٹ بکس نمبر ۲۴۹۱ کراچی)

پاکستان کے دارالحکومت

اسلام آباد اور راولپنڈی

میں جائیداد۔ پلاٹس۔ کوٹھیاں اور دکانات کی خرید و فروخت کے لئے آپ پنجاب
ایکسچینج سنٹر فون نمبر ۲۲۲۴۴ سے استفادہ فرمائیں
المشتہر:۔ داؤد برادرز۔ آب پارہ اسلام آباد فون نمبر ۲۲۲۴۴

اللہ تعالیٰ آپ کو ہر بیماری سے شفا دے۔ دعا کے ساتھ
دواخانہ خدمت خلق ربوہ کی دوائیات استعمال کریں

جرمولین (رجسٹرڈ)

نئی اور پرانی خارش۔ داد۔ چنبل۔ کیل چھائیوں و جملہ جلدی امراض کے لئے زود اثر مرہم کو دوا فروش سے خریدیں۔ قیمت ایک روپیہ
حمیدیہ دواخانہ عبداللہ پور ★ **لائل پور**

جدید فیشن کے مطابق سونے کے
سادہ و جڑاؤ سیٹ

اور چاندی کے خوشنما ٹی سیٹ و برتنوں کیلئے:۔
فتح علی جیولرز کمرشل بلڈنگ مال روڈ **لاہور** فون ۵۲۶۲۳

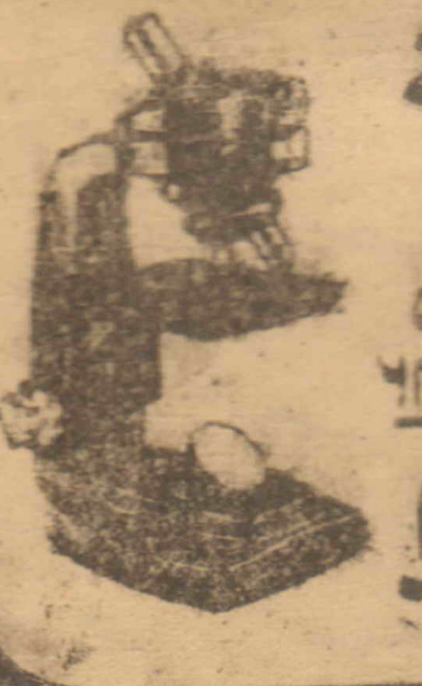

ہر قسم کا سائنٹیفک سامان اچھی اور نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹورز فون ۶۲۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حب مفید اٹھرا چھ صد گولیاں ۲۰ روپے
ناصر دواخانہ ربوہ ★ گول بازار ربوہ ★ **فون نمبر ۲۰۵۴**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ کے پہلے روز (۲۶ دسمبر) کے پہلے اجلاس کی مختصر روداد اس سے قبل شائع ہو چکی ہے (جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریر فرمائی تھی) بقیہ حصے کی مختصر روداد درج ذیل کی جاتی ہے۔

۲۶ دسمبر۔ دوسرا اجلاس

۲۶ دسمبر ۱۹۷۲ء کے دوسرے اجلاس میں جلسہ کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے بذریعہ لاؤڈ سپیکر سنی گئی اور خواتین نے محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب محترم سید محمود احمد صاحب ناصر اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تقاریر سنیں۔

۲۷ دسمبر پہلا اجلاس

۲۷ دسمبر۔ پہلا اجلاس حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی صدارت میں ساڑھے نو بجے صبح تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ جو محترمہ حلیمہ ثمین صاحبہ لاہور نے کی۔ نظم کے بعد لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ پرچم کشائی کے بعد محترمہ شگفتہ تسلیم صاحبہ نے رحمۃ للعالمین کے موضوع پر تقریر کی۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے "اسلام ایک زندہ مذہب ہے" کے عنوان پر ایک پُر مغز تقریر فرمائی۔ اس کے بعد محترمہ رضیہ درد صاحبہ نے "احمدی ماؤں کے فرائض" پر ایک مدلل تقریر کی۔ محترمہ سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے صدر صاحبہ لجنہ ماریشس کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ گیارہ بجے کے قریب حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے مستورات سے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ

"اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس آخری زمانہ میں مہدی موعود علیہ السلام کے ذریعے غلبۂ اسلام مقدر تھا۔ جس کے اشارے اور پیشگوئیاں جابجا قرآن مجید میں موجود ہیں اور جس کی آمد کی بشارتیں خود ہمارے آقا خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیں یہاں تک کہ آنے والے مہدی کو سلام بھی بھیجا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مختلف ممالک اور مختلف زمانوں میں صلحاء امت امت محمدیہ کو آنیوالے مہدی کی بشارتیں دیتے رہے اور اس کی آمد کا انتظار کرنے کی تاکید کرتے رہے جب مہدی علیہ السلام کے ظہور کا وقت آیا تو وہ علامات اور نشانیاں جو قرآن مجید میں بیان ہوئی تھیں اور جن کی نشاندہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھیں یکے بعد دیگرے پوری ہونی شروع ہوئیں۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ مسلمان انتہائی مایوسی کا شکار ہو رہے تھے ایک طرف عیسائیت اپنے تمام ہتھیاروں کے ساتھ اسلام پر حملہ آور تھی نہ صرف حملہ آور تھی بلکہ یقین رکھتی تھی کہ سارے ہندوستان بلکہ آہستہ آہستہ (خدانخواستہ) مکہ اور مدینہ پر بھی یسوع مسیح کا پرچم لہرا دیں گے۔

آپ نے عیسائیت یہودیت اور مخالفین اسلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے تمام مذاہب اور تمام دنیا کو چیلنج کرتے ہوئے اسلام کے غلبہ کی بشارت دی۔ حضرت حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے مقصد بعثت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر کرنے کے بعد توحید خالص پر ایمان، قربانیوں میں جوش و تسلسل دین کو دنیا پر مقدم رکھنے، تربیت اولاد، اوقات کو ضیاع سے بچانے، مادہ پرستی سے اجتناب، اور دعوئے ایمان کے مطابق عمل کرنے کی طرف مستورات کو خصوصی توجہ دلائی۔

آپ نے فرمایا "دنیا کے کناروں تک حضرت مسیح موعود کا نام پہنچ چکا ہے آپ کے مبلغ ہر طرف تبلیغ سے جنگ کر کے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں مگر جو وعدے خدا نے اپنے مسیح سے کئے ہیں وہ ٹل نہیں سکتے۔
(انشاء اللہ)

سوا بارہ بجے کے قریب حضرت سیدہ صدر صاحبہ کی تقریر کے ساتھ ہی یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس

۲۷ دسمبر کے دوسرے اجلاس میں خواتین نے مردانہ جلسہ گاہ سے بذریعہ لاؤڈ سپیکر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر سنی یہ اجلاس حضور کی تقریر کے ساتھ ہی بخیر اختتام پذیر ہوگیا۔

۲۸ دسمبر۔ پہلا اجلاس

لوائے احمدیت لہرائے جانے کے بعد تقریباً ساڑھے نو بجے پہلے اجلاس کا آغاز زیر صدارت محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ نظم کے بعد محترمہ نعیمہ شکری صاحبہ نے "قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے" کے موضوع پر تقریر کی جس کے بعد حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مستورات سے خطاب فرمایا۔ آپ نے تشہد۔ تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد جلسہ کی غرض و غایت اور دعا کی اہمیت واضح کرتے ہوئے مستورات کو اس امر کی طرف خصوصی توجہ دلائی کہ "یہ وقت پوری لگن سے قربانی دینے کا ہے وہ قربانی جو بشاشت سے صرف خدا کے لئے دی جاتی ہے۔ وہ قربانیاں جو صحابیات نے دیں۔ انہوں نے عشق الٰہی اور محبت رسول کی وارفتگی میں اپنے باپ بھائی خاوند بیٹے اس طرح قربان کئے کہ اس عشق و محبت میں ڈوب کر خون کا قطرہ تک دے دیا۔ ایسی ہی ماؤں اور بیویوں کی آج ہمیں ضرورت ہے۔

آپ نے فرمایا ہمیں یہ فکر رکھنی چاہیئے کہ ہم سے کسی قسم کی کوتاہی نہ ہو جائے خدا تعالیٰ نے جو ذمہ داری ہمارے کاندھوں پر رکھی ہے اس میں ذرا سی بھی غفلت و سستی نہ آنے پائے فتح کی راہیں اور غلبہ اسلام اور ترقی سلسلہ کی بشارتیں پوری ہو کر رہیں گی۔ اس وقت بڑی ضرورت اصلاح نفس۔ ایثار اور ہر قسم کی قربانی بشاشت قلب سے پیش کرنے کی ہے۔ ہمیں خود بھی اور ہماری اولاد کو بھی اس کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

آپ کے خطاب کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی تقریر "ذکر حبیب" کے موضوع پر اور محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سابق صدر عالمی عدالت انصاف کی تقریر بعنوان "حضرت فضل عمرؓ کے متعلق میری یادیں" مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔ بعد ازاں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے سالانہ صنعتی نمائش میں انعامات حاصل کرنے والی لجنات میں انعامات تقسیم کئے۔ اور مستورات کو زریں نصائح سے نوازا۔ اور دعاؤں کی طرف توجہ دلائی۔

۲۸ دسمبر اختتامی اجلاس

۲۸ دسمبر کے اختتامی اجلاس کی جلسہ کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی۔ اس اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بصیرت افروز خطاب فرمایا (جس کا خلاصہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے) اور پھر پُر سوز اختتامی دعا فرمائی اس طرح احمدی خواتین کا جلسہ سالانہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

فاروق الیکٹرونکس
یہاں آپ کے ریڈیو۔ ٹرانسسٹر ٹیپ ریکارڈرز اور ٹیلیویژن وغیرہ کی مرمت قابل اور تجربہ کار انجنیئروں کی زیر نگرانی کی جاتی ہے۔
۱۔ قریشی فائق محی الدین سنز اینڈ کمپنی لندن۔
۲۔ چوہدری مشتاق احمد الیکٹرونکس انجنیئر پنجاب فاروق الیکٹرونکس دکان نمبر ۶
کاروان مارکیٹ پٹیالہ گراؤنڈ
نزد ہوٹل کاروان لاہور

شفتل برسیم کا موسم ہے
اکسیر اپھارہ کا سٹاک
فوراً حاصل کریں صرف ایک پیکٹ سے منٹوں میں جانور کا اپھارہ غائب ہو جاتا ہے۔ غیر مفید ہو تو دام واپس قیمت کی رعایت فی پیکٹ ۱/ اور دس یا زیادہ پر پراکٹس دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون نمبر ۲۰۴

نیا سال مبارک ہو
از طرف نیچر المنار دواخانہ ربوہ